بقائے شریعت کا راز

شریعت و طریقت

کی اہمیت

نفس کی اصلاح

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

سلسلہ اشاعت نمبر 71

یا اللہ مدد — اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ — حق چار یار

بقائے شریعت کا راز

شریعت وطریقت کی اہمیّت

نفس کی اصلاح

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

سلسلۂ اشاعت نمبر 71

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

☆☆☆☆

نام کتاب: شریعت وطریقت کی اہمیت

سلسلہ اشاعت: 71 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبد الوحید الحنفی آوڈھر وال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 32

قیمت: 50 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال

طباعت: 9 ذیقعدہ 1441ھ یکم جولائی 2020ء

ناشر: مکتبہ حنفیہ اردو بازار لاہور 0343-4955890

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبدالوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
مکتبہ انوار القرآن	نزد دار العلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
اسلامی کتب خانہ	بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال 0543-553546
کتب خانہ مجیدیہ	بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ عثمانیہ	بالمقابل دار لعلوم کراچی نمبر 14

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

شریعت وطریقت کی اہمیت 5
نفس کی اصلاح کا معیار 5
نبوت ولایت سے افضل ہے 6
عُلوِّ اخلاق 7
شریعت کی پیروی 7
اچھے اخلاق کی حقیقت 7
اتباعِ سُنّت 8
اجتنابِ بدعت 8
بے نیازی سُلطانِ عام 9
بارگاہِ الٰہی کی بلندی 9
انبیاء کی ایک سانس تمام اولیاء کی پوری زندگی سے افضل ہے 11
شریعت کی پابندی ہمیشہ ضروری ہے 12
شریعت کی شرط 12
اتباع محمدی ﷺ سے چارہ نہیں 12
بقاء شریعت کا راز 12
شریعت کے احکام کی پابندی کی مثال 13
علماء اور مشائخ کاملین کا اُسوہ 15
امانتِ محبّت کا تذکرہ 17
حاصلِ وجود 18
حضرت آدم علیہ السلام کی قسمت کا ستارہ بلند ہوا 19
ذرہ خاک کا اقبال 19
مقام تجرید و تفرید 20
(۲) اتباعِ سنت 21
دل آگاہ 22
دل کا اطمینان 22
عالمِ کبیر اور عالمِ صغیر 23
حدیث قدسی سے مراد 24
وسعت قلب مومن 25
وسعت و قوب قلب مومن 25
دل کے خطرات و تغیر 26
(۳) ہنڈیا کے اُبال سے بھی زیادہ خطرہ 27
قلب (دل) چار قسم کے ہیں 27
قلب کے احوال 28
ابنِ آدم کے قلوب 29
قلب کی اصلاح کا معیار 29

☆☆☆☆

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی [شوریٰ پ ۲۵]
فرما دیجیے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، مگر رشتہ داروں میں محبت چاہیے۔

شجرۂ مودّت

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

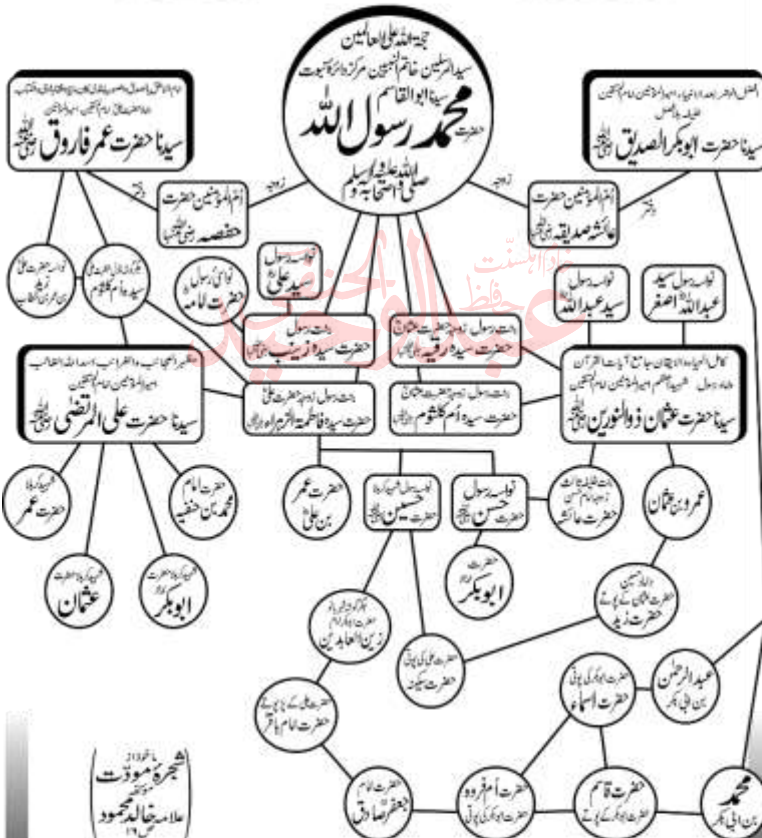

ماخوذ از
شجرۂ مودّت
مؤلفہ
علامہ خالد محمود
ص ۱۹

alnoor 0334-8706701
www.alnoors.com
Management Chakwal (Pakistan)

شریعت وطریقت کی اہمیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیۡقِ اَھۡلِ السُّنَّۃِ وَ الۡجَمَاعَۃِ بِفَضۡلِہِ الۡعَظِیۡم
وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیۡ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡم
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ خُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیۡنَ الدَّاعِیۡنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡم

نفس کی اصلاح کا معیار

حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ مُنیری رحمۃ اللہ علیہ المولود شعبان ۶۶۱ھ المتوفیٰ ۷۸۶ھ فرماتے ہیں:

”میرے بھائی! آدمی کا نفس مکار، دھوکا دینے والا ہے۔ وہ ہمیشہ جھوٹے دعوے اور لاف زنی کرتا ہے کہ خواہش نفسی میری محکوم ہو گئی ہے۔ اس سے اس کا ثبوت مانگنا چاہیے اور اس کا ثبوت صرف یہ ہے کہ وہ اپنے حکم سے ایک قدم نہ اٹھائے، شریعت کے حکم سے چلے۔ اگر ہمیشہ وہ شریعت کی اطاعت میں سرگرمی دکھاتا ہے تو صحیح کہتا ہے۔ اور اگر احکام شریعت میں اپنی ہواء و خواہش کے موافق رخصت و تاویل چاہتا ہے تو وہ بے اقبال ابھی تک اسیر کمندِ ہَوَا ہے۔

- اگر غصہ کا غلام ہے تو وہ ایک کُتّا ہے، آدمی کی شکل میں۔

- اگر پیٹ کا غلام ہے تو ایک جانور ہے۔
- اور اگر وہ فاسد خواہشاتِ نفس کا اسیر ہے تو وہ ایک سور، خنزیر ہے۔
- اور اگر وہ لباس و زینت کا غلام ہے تو وہ عورت ہے، مرد کی صورت میں۔

لیکن جو شخص اپنے آپ کو احکامِ شریعت کے مطابق آراستہ کرتا ہے، اور نفس کا امتحان لیتا رہتا ہے اور اُس نے اپنی باگ شریعت کے ہاتھ دے دی ہے، جس طرف وہ پھیرتی ہے اسی طرف وہ پھر جاتا ہے۔ اُس وقت اس کو کہا جا سکتا ہے کہ اس کی صفات، اس کی محکوم اور زیرِ فرمان ہو گئی ہیں۔ پس جن لوگوں کو اللہ نے بصیرت دی تھی اور جو حقائق پر نظر رکھتے تھے، وہ دمِ واپسیں تک اپنے نفس کو تقویٰ اور خوفِ الٰہی کی لگام دیے رہے۔[1]

نبوت ولایت سے افضل ہے

برادر عزیز! کو معلوم ہو کہ بہ اتفاق جملہ مشائخ طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام اوقات و احوال میں اولیاء، پیغمبروں کے تابع ہیں۔ اور انبیاء، اولیاء سے افضل ہیں۔ جو ولایت کی نیابت ہے، وہ نبوت کی ہدایت ہے۔ تمام انبیاء وَلیؔ ہوتے ہیں، لیکن اولیاء میں سے کوئی نبی نہیں ہوتا۔

1 مکتوب ۹۶ شیخ شرف الدینؒ بحوالہ دعوت وعزیمت ج۳ ص ۲۹۲۔ ابوالحسن علی ندویؒ

علماء اہل السنت و الجماعت اور اس طریق کے محققین میں سے اس مسئلہ کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں۔[1]

عُلُوِّ اخلاق

اور دراصل اخلاق یہ ہے جو کہ طریقت میں اہل علم کا شعار بن گیا ہے۔ کہ وہ اپنے احوال میں شریعت کی پیروی کرتے ہیں اور اخلاق کو سُنّت کی کسوٹی پر پَرکھتے ہیں۔ اور جو کوئی شریعت کی تحقیق نہیں کرلیتا اُسے طریقت (تصوف) سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

شریعت کی پیروی

جو کوئی شریعت کی پیروی میں جتنا زیادہ راسخ ہے، اتنا ہی خوش خلق زیادہ ہے، بارگاہِ خداوند تعالیٰ کا محبوب زیادہ ہے۔ جبکہ اچھا اخلاق آدم علیہ السلام کی میراث ہے اور خداوند عالم کا عطا کردہ تحفہ ہے۔ پس لازماً مومن کے لیے اچھے اخلاق سے بڑھ کر اور اچھا طریقہ اور زیب وزینت کی خبر نہیں ہے۔

اچھے اخلاق کی حقیقت

خداوند تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور اُس کے رَسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرنا ہے۔ کیوں کہ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام افعال و

1 مکتوب بستم شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ بحوالہ دعوت و عزیمت ج۳ ص ۳۰۲۔ از ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

حرکات ہمیشہ پسندیدہ رہے ہیں۔ اور جو کوئی آں حضرت ﷺ کی پیروی کرتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنی زندگی اس طرح گزارے، جس طرح آپ ﷺ نے گزاری۔

اتباعِ سُنّت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ**۔ (سورہ آلِ عمران آیت ۳۱)

"کہہ دیجیے (اے رسول اللہ ﷺ) کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو، اللہ بھی تم کو دوست رکھے گا۔"

اس معنٰی کی تائید کررہا ہے۔

اجتنابِ بدعت

شیخ شرف الدین یحیٰ مُنیری (المولود ۶۶۱ھ المتوفیٰ ۷۸۶ھ) فرماتے ہیں:

یہاں اور جہاں کہیں بھی سُنّت اور بدعت دونوں سامنے آ جائیں (یعنی کسی فعل کے سنت و بدعت ہونے میں تردد ہو جائے)، اُس وقت (اس کا) چھوڑ دینا اولیٰ ہے، بدعت کے ارتکاب سے کہ (اس پر) عمل کرنے سے بدعت کا ارتکاب ہوتا ہے۔[1]

[1] خوانِ نعمت۔ مجلس سوم باب چہارم بحوالہ دعوت و عزیمت ج ۳ ص ۲۲۴۔ ابوالحسن علی ندوی

بے نیازی سُلطانِ عام

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ (سورۃ الانبیاء آیت ۲۳)

(وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا اوروں سے باز پُرس کی جاسکتی ہے۔)

وہ جس کو چاہے دولت ایمان اور خلعتِ قبول سے نوازے اور جس کو چاہے راندہ درگاہ بنادے۔ جس کو چاہے خاک سے افلاک پر پہنچادے اور جس کو چاہے افلاک سے خاک پر گرادے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ (سورہ مائدہ آیت ۵۴)

(یہ اللہ کا فضل ہے، جس کو چاہے اس سے نواز دے۔)

چشم عبرت کھولو، آدم علیہ السلام کی حسرت دیکھو۔ نوح علیہ السلام کی فریاد سنو۔ یعقوب علیہ السلام پیغمبر کی مصیبت کی داستان پر کان دھرو۔ کنوئیں میں یوسف علیہ السلام ماہ رو کو دیکھو۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے سر پر آرا۔ یحییٰ علیہ السلام کی گردن پر تلوار ملاحظہ کرو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوزش جگر و بیتابیٔ دل پر غور کرو اور پڑھو:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (سورۃ القصص آیت ۸۸)

(سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں بجز اُس کی ذات کے)

بارگاہِ الٰہی کی بلندی

شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے بھائی اچھی طرح سمجھ لو کہ

ان کھوٹے سِکّوں کے ساتھ ہماری تمہاری اس دربار عالی میں رسائی نہیں۔ ...... یہ دولت فضلِ الٰہی پر منحصر ہے، نہ کہ استحقاق پر، خدائے عظیم کی قسم! اگر معاملہ استحقاق پر ہوتا تو میرے اور تمہارے حصّہ میں ایک ذرّہ بھی نہ آتا۔

- جو چاہتا ہے کرتا ہے، نہ کسی کی ہلاکت کی پرواہ ہے، نہ کسی کی نجات کی۔
- کبھی قہر بے علت آواز دیتا ہے کہ خبردار خبردار یہاں مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت کے سر سے جو سات لاکھ سال معتکفِ درگاہ رہا، لباسِ ملکی اُتار کر فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْم۔ وَ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْن [1] (تو آسمان سے نکل کیوں کہ بے شک تو مردود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی قیامت کے دن تک) کا داغ اُس کی پیشانی پر لگا دیتے ہیں۔

کبھی عُمر رضی اللہ عنہ کو جو بتکدہ میں بیگانہ تھا، بُت کے سامنے سے ہٹا کر اپنے پاس بلا کر کہتے ہیں اَنَا لَكَ شِئْتَ اَمْ اَبَيْتَ وَ اَنْتَ لِيْ شِئْتَ اَمْ اَبَيْتَ۔

میں تمہارا ہوں، چاہو نہ چاہو اور تم میرے ہو چاہو نہ چاہو۔ [2]

---

[1] سورہ ص آیت ۷۸

[2] دعوت وعزیمت ج ۳ ص ۲۶۰۔ ابوالحسن علی ندوی۔

انبیاء کی ایک سانس تمام اولیاء کی پوری زندگی سے افضل ہے

پس انبیاء کی ایک سانس تمام اولیاء کی تمام زندگی اور عمر سے افضل ہے۔ اس لیے کہ جب اولیاء نہایت کو پہنچتے ہیں تو مشاہدہ کی خبر دیتے ہیں اور حجابِ بشری سے خلاصی پاتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس حالت میں بھی بشر ہی رہتے ہیں۔ پیغمبر پہلے قدم میں ہی مقامِ مشاہدہ پر فائز ہوتے ہیں۔ جو اولیاء کی انتہا ہوتی ہے، وہ انبیاء کی ابتداء۔ انبیاء کو اولیاء پر قیاس ہی نہیں کیا جاسکتا۔

خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ انبیاء کے حالات کے بارہ میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: توبہ توبہ ہمارا اس عالم میں کوئی دخل نہیں۔

بس جس طرح اولیاء کا مرتبہ مخلوق کے ادراک و تصوّر سے مخفی ہے، اسی طرح انبیاء کا مرتبہ اولیاء کے ادراک سے بالاتر ہے۔ اولیاء، انبیاء کی صفایت میں اپنے قدموں سے تیز چلنے اور دوڑنے والے ہیں اور انبیاء، اولیاء کے مقابلہ میں اُڑنے والے ہیں۔ دوڑنے والا، اڑنے والے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔[1]

---

1 مکتوب بستم شرف الدین مُنیری رحمۃ اللہ علیہ۔ بحوالہ دعوت و عزیمت ج۳، ص ۳۰۲۔ ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

شریعت کی پابندی ہمیشہ ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ابلیس کا افسانہ کے طور پر نہیں بیان کیا، وہ لوگوں کی عبرت کے لیے بیان کیا ہے کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ کسی بھی مقرب کو شریعت کی فرماں برداری سے چارہ نہیں۔ بزرگان دین نے جو یہ فرمایا ہے کہ شریعت کی پیروی حق تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ ہے، انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

شریعت کی شرط

جو شخص طریقت میں شریعت کا تابع نہیں ہو گا، اس کو طریقت سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔

اتباع محمدی ﷺ سے چارہ نہیں

آں حضرت ﷺ جو محبوب رب العالمین ہیں، آپ کی پیروی کے بغیر نہ نجات ممکن ہے، نہ حقیقت تک رسائی، نہ کمالات و سعادتِ اخروی کا حصول۔[1]

بقاء شریعت کا راز

شیطان نے یہاں ایک نکتہ اس گروہ کی نظر سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اُس نے یہ باور کرایا ہے کہ شریعت کا مقصود صرف اتنا ہے کہ (حضوری

---

[1] مکتوب مانتر دہم۔ شرف الدین مُنیری رحمۃ اللہ علیہ۔ بحوالہ دعوت وعزیمت ج ۳، مؤلفہ ابوالحسن ندوی۔

حاصل ہو جائے)

لیکن یہ غلط ہے، شریعت کا اس کے علاوہ بھی مقصود ہے۔ مثلاً پانچ وقت کی نمازیں ایسی ہیں جیسے کسی دریچہ کمالی میں پانچ کیلیں لگی ہوں۔ اگر کیلیں الگ ہو جائیں تو وہ دریچہ کمالی سے جدا ہو کر گر جائے، جیسے ابلیس گر گیا۔

اگر کوئی کہے کہ یہ پانچ نمازیں کس طرح پانچ کیلوں کی طرح ہیں جن سے کمال کا یہ دریچہ تھما ہوا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ:

اس کا پہچاننا انسان کی طاقت میں نہیں، یہ درحقیقت ایسا ہی ہے جیسے اشیاء اور ادویہ کے خواص، عقل اس کی وجہ دریافت نہیں کر سکتی۔ جیسے سنگ مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ اس کا سبب کیا ہے۔

شریعت کے احکام کی پابندی کی مثال

اس کو ایسا سمجھو کہ ایک شخص نے ایک پہاڑ کی چوٹی پر محل تعمیر کیا، وہاں انواع و اقسام کی نعمتیں جمع کیں۔ جب اس کا اخیر وقت ہوا تو اس نے لڑکے کو وصیت کی کہ اس محل میں جو ترمیم و تصرّف چاہنا کرنا، لیکن ایک خوشبودار گھاس کا ایک حصّہ جو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں، وہ چاہے خشک ہو جائے تو اس کو باہر نہ کرنا۔ جب پہاڑ کی چوٹی پر بہار آئی تو پہاڑ و میدان سب سرسبز ہو گئے۔

بہت سی تازہ اور خوشبودار گھاس پیدا ہو گئی جو اس پُرانی گھاس سے زیادہ تر و تازہ تھی، اس میں سے بہت سی گھاس اور پھول اس محل میں آئے جن کی خوشبو نے سارے محل کو معطّر کر دیا۔ لڑکے نے سوچا کہ میرے والد نے یہ پرانی گھاس اس محل میں اس لیے رکھی تھی کہ اس کی خوشبو پھیلے اور یہ جگہ اس سے معطّر ہو، اب سوکھی گھاس کس کام آئے گی۔

اس نے حکم دیا کہ اس گھاس کو باہر پھینک دیا جائے۔ جس وقت محل اس گھاس سے خالی ہو گیا، ایک کالے سانپ نے سوراخ سے سر نکالا اور لڑکے کو ڈس لیا اور اس کا کام تمام ہو گیا۔ سبب اس کا یہ تھا کہ اس گھاس کے دو فائدے تھے:

(۱) ایک یہ کہ وہ خوشبو دے (۲) اور دوسرے اس میں یہ خاصیت تھی کہ وہ جہاں ہوتی ہے، سانپ اس کے قریب نہیں جا سکتا تھا۔ گویا وہ سانپ کا تریاق تھی۔

یہ خاصیت کسی کو معلوم نہیں تھی، لڑکے کو اپنی ذہانت پر ناز تھا، وہ سمجھا کہ جو اس کے معلومات کے دائرہ میں نہ ہو گویا کہ قدرتِ خداوندی کے خزانہ میں ہی موجود نہیں۔

اس کو اس آیت کا مفہوم نہیں معلوم تھا۔ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِنَ

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی

الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا[1] (اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے) وہ اپنی ذہانت کے غرور میں مارا گیا۔ اسی طرح یہ صاحبِ کشف و کرامت گروہ اس مغالطہ کا شکار ہوا کہ شریعت کا جو راز ہم پر منکشف ہو گیا اور اس کی جتنی حکمت ہم نے سمجھی، اس کے علاوہ نہ کوئی راز ہے نہ حکمت۔ حالاں کہ یہ ایک بڑی زبردست غلطی ہے، جو اس راہ کے سالکین کو کبھی کبھی پیش آتی ہے اور بہت سے لوگ اس کا شکار ہو کر ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان لوگوں نے راہ شریعت کا ایک ہی مقصود سمجھا اور یہ نہیں سمجھے کہ اس میں دوسرے اسرار بھی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی خیال نہیں کیا کہ اگر دوسری حکمتیں نہ ہوتیں تو نبی ﷺ کو اتنی نمازوں کی کیا ضرورت تھی کہ جس سے پائے مبارک میں ورم آجاتا تھا۔ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ لوگوں پر واجب ہے، پیغمبر پر نہیں۔

علماء اور مشائخ کاملین کا اُسوہ

وہ علماء و مشائخ و صوفی جو درجۂ کمال پر پہنچے، انہوں نے سمجھا کہ شریعت کی پابندی میں ہر پابندی ایک راز ہے۔ جس سے آخرت کی سعادت مربوط اور وابستہ ہے۔ ان بزرگوں نے اپنے دمِ واپسیں تک آدابِ شریعت میں سے ایک ادب بھی ترک نہیں کیا۔

یہاں تک کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خادم انتقال کے وقت

---

[1] سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۵۔

وضو کرا رہا تھا، وہ داڑھی میں خلال کرانا بھول گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہ سنت بجالائے، لوگوں نے کہا کہ حضرت ایسے وقت میں اتنی بھی رخصت نہیں۔ فرمایا: ہم خدا تک اسی کی برکت سے پہنچے ہیں۔

اہل کمال کا یہی شعار تھا اور فریب خوردہ لوگ جلدی دھوکہ میں آ جاتے ہیں۔ جس چیز کو وہ نہیں دیکھ سکے اور جو چیز ان کی سمجھ مین نہیں آئی، وہ سمجھے اس کا وجود نہیں۔ فجر کی نماز دو رکعت ہے، ظہر کی چار رکعتیں، عصر کی نماز چار رکعتیں، مغرب کی تین، عشاء کی چار، پھر ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں، ان سب میں ایک سَیر اور خاصیت ہے جن کا حصولِ کمال میں خاص دخل ہے۔

اور انتقال کے وقت تک اُن کی پابندی کرنے کا اثر ظاہر ہوتا ہے، اگر یہ نہ ہو تو پھر کوئی کمال مفید نہیں۔ اگر سالک ان کو چھوڑ دے گا اور دنیا سے چلا جائے گا، اپنے کو تباہ دیکھے گا۔ اُس وقت کہے گا کہ وہ میرا کمال، کیا ہوا؟

جواب دیا جائے گا کہ کمال کے تختے میں کیلیں نہیں تھیں، مرنے کے وقت وہ جڑ سے اکھڑ گیا۔ جیسے کہ ابلیس کے تمام کمالات، ایک نافرمانی کی وجہ سے خاک میں مل گئے۔[1]

---

1 مکتوب ہژدہم۔ تاریخ دعوت و عزیمت ج ۳ ص ۳۰۸ مؤلفہ ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ

خادم اہلسنت عبدالمجید

امانتِ محبّت کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: **یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ** (جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو گی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو گی)

اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیے لیکن یہ سب مخلوقات، حدیث سوز و محبت سے بے تعلق ہیں اور ان کو اس کا کوئی حصہ نہیں ملا، یہ دولت تو آدمی ہی کے حصہ میں آئی۔

موجودات کی دوسری اقسام میں سے کسی قسم کو بھی یہ شرف عطا نہ ہوا،

میرے بھائی! مومنین کے متعلق ارشاد ہے۔ **یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ**[1]

جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو گی اور اُن کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو گی۔

لوگوں نے کہا ہے کہ اگر اس حدیث محبت کو دلوں سے مناسبت نہ ہوتی تو دل، دل کہلانے کا مستحق نہ ہوتا۔ اگر آفتاب محبتِ آدم علیہ السلام و اولادِ آدم کے جان و دل پر ضیاباشی نہ کرتا، تو آدم کا معاملہ بھی دوسری موجودات ہی کی طرح ہوتا۔[2]

---

[1] المائدہ آیت ۵۴

[2] مکتوب ۴۲۔ شیخ شرف الدین بحوالہ امر دعوت و عزیمت ج۳ ص ۲۷۲۔

حاصلِ وجود

میرے بھائی! مٹی پانی کا اقبال کچھ کم نہیں، اور آدم اور آدمیوں کا مرتبہ معمولی نہیں۔ عرش وکرسی، لوح وقلم، آسمان وزمین، سب انسان ہی کے طفیل میں ہیں۔

استاد ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو (اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً کہ میں ضرور بناؤں گا زمین میں ایک خلیفہ) اپنا خلیفہ کہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا) اپنا خلیل کہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے ارشاد ہوا (وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا[1]) میں نے تم کو اپنے لیے منتخب کیا۔ اور مومنین کے لیے ارشاد ہے:

فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ۔[2]

پس عنقریب لے آئے گا اللہ ایسی قوم، جن سے اللہ محبت رکھتا ہو گا اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔

دوسری مخلوقات کو محبت سے کوئی سروکار نہ تھا۔ کہ وہ ہمت بلند نہیں رکھتی تھیں۔ ملائکہ کے کام میں جو تم کو یکسانی اور یک رنگی نظر آتی ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ وہ حدیث محبت کے مخاطب نہیں۔ اور یہ جو

---

[1] النساء آیت ۱۶۱

[2] پ ۶ المائدہ آیت ۵۴

آدمیوں کے راستے میں نشیب و فراز آتے ہیں، وہ اس وجہ سے کہ ان کے ساتھ (یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ) محبت کا معاملہ ہے۔

پس جس کے مشام جاں تک محبت کی خوشبو پہنچی، اس کو چاہیے کہ سلامتی کو سلام کرے اور خود کو وداع، کہ محبت کسی چیز کی روادار نہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی قسمت کا ستارہ بلند ہوا

جب آدم علیہ السلام کی قسمت و اقبال کا ستارہ بلند ہوا تو کائنات میں ایک طلاطم برپا ہوا۔ کہنے والوں نے کہا کہ اتنے ہزار سال کی ہماری تسبیح و تہلیل کو نظر انداز کر دیا اور خاک کے پتلے آدم علیہ السلام کو سرفراز کیا گیا، اور ہم پر ترجیح دی گئی؟ آواز آئی کہ:

تم اس خاکی صورت کو مت دیکھو، اس پاک جوہر کو دیکھو جو اُن کے اندر ودیعت ہے (یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ) جن سے اللہ محبت رکھتا ہے، اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہوں گے۔ محبت کی آگ ان کے دلوں میں لگائی گئی ہے۔[1]

ذرۂ خاک کا اقبال

آب و خاک کو کم نہ سمجھو، جو کچھ کمالات ہیں۔ آب و خاک کے ان میں ہیں، اور جو کچھ اس دنیا میں آتا ہے، آب و خاک ہی کے ساتھ آیا

1 مکتوب ۴۶۔ علامہ شرف الدین بحوالہ دعوت و عزیمت ج ۳ ص

ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ نظر آتا ہے، نقش بہ دیوار سے زیادہ نہیں۔ کہنے والوں نے کہا ہے کہ شہباز محبت نے آشیانۂ عزّت سے پرواز کی، عرش کے پاس سے گزرا، عظمت دیکھی، گزر گیا، کرسی پر پہنچا، وسعت دیکھی، گزر گیا، آسمان پر پہنچا، رفعت دیکھی، آگے بڑھ گیا، خاک پر پہنچا، محنت دیکھی، اُتر آیا۔ اس مضمون کو کسی شاعر عارف نے انسان کا ترجمان بن کر یوں ادا کیا ہے۔ ؎

ارض و سَمَا کہاں تیری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ تو اس میں سما سکے

مقام تجرید و تفرید

"تجرید" تمام تعلقات اور مخلوقات سے الگ ہونا ہے۔ اور "تفرید" اپنے آپ کو چھوڑنے کا نام ہے، کہ دل میں کوئی "غبار" نہ ہو اور پیٹھ پر کوئی بوجھ نہ ہو۔ نہ کسی کے ساتھ کوئی حساب کتاب ہو اور نہ سینہ میں (دنیاوی تفکرات) کا کوئی بازار ہو، نہ کسی مخلوق سے کسی قسم کا کوئی کام ہو۔ اس کی ہمت کا (شاہباز) عرش سے آگے گزر گیا ہو۔ اور دونوں جہانوں سے گزر کر اپنے مطلوب سے ہمکنار ہو، دونوں جہانوں کے ہوتے ہوئے بغیر دوست کے کوئی خوشی نہ ہو، اور دونوں جہانوں کی عدم موجودگی میں دوست کے ساتھ ہوتے ہوئے کوئی ناخوشی نہ ہو۔

حافظ عبدالوحید الحنفی

ایک عزیز نے خوب کہا ہے: "اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے کوئی وحشت نہیں اور غیر اللہ کے ساتھ ہوتے ہوئے کوئی راحت نہیں۔"

چناں چہ کہا گیا ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دور ہے، وہ عین مصیبت و رنج میں پڑا ہوا ہے، اگرچہ کئی ملکوں کے خزانوں کی کنجیوں کا مالک ہو۔ اور ہر دلق پوش اور گدا، کہ اُس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے وہ دونوں جہانوں کا بادشاہ ہے۔ اگرچہ رات کا کھانا بھی اُسے میسّر نہ ہو۔

(۲) اتباعِ سنت

اس راہ کے سالکین پر آں حضرت ﷺ کی محبوبیت اور آپ کے اتباعِ کامل کی اہمیت و ضرورت کا انکشاف اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اُن کے لیے یہ بات بدیہی بن جاتی ہے کہ وصول اِلَی اللہ اور مقبولیت عِنْدَ اللہ، آپ ﷺ کے اتباعِ کامل اور سنت و شریعت میں فنائیت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ۔ (سورہ آلِ عمران آیت ۳۱)

"کہہ دیجیے (اے رسول ﷺ) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میرا اتباع کرو، اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ بعض نااہل اور فضول لوگ جو اپنے گمانِ فاسد

اور جہالت وہوس کی وجہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کا راستہ (اتباعِ سنت کا) اختیار نہیں کرتے، اس ارشاد کے معنٰی کی بو سے بے نصیب رہتے ہیں۔

راہبر کے بغیر سیدھا راستہ محال ہے۔[1]

دل آگاہ

دل کی قدر و قیمت، اس جوہر کی وجہ سے ہے جس کو محبت کہتے ہیں۔

عرش پیدا کیا، مقربین فرشتوں کے سپرد کیا۔ جنّت پیدا کی، رضوان کو اس کا پاسبان بنایا۔ دوزخ پیدا کی، مالک فرشتہ کو اس کا دربان بنایا۔ لیکن جب مومن کا دل پیدا کیا، فرمایا (اَلْقُلُوْب بَیْنَ اصبعیْن) دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

(۲) اگر کوئی چیز دل سے زیادہ عزیز اور قیمتی ہوتی تو اپنی معرفت کا موتی اسی میں رکھتا۔

دل کا اطمینان

اعلانِ خداوندی ہے: اَلَا بِذِکْرِ اللہ تَطْمَئِنُ الْقُلُوْب۔[2]

"خبردار! دلوں کو اطمینان اللہ کے ذکر سے ہوگا۔"

انسانی پیدائش سے مقصود وظائف بندگی کا ادا کرنا ہے۔ اگر ابتداء و وسط میں کسی کو عشق و محبت دیا جائے تو اس سے مقصود ماسِوَی اللہ سے

[1] مکتوب شرف الدین یحیٰی منیری۔ بحوالہ تاریخ دعوت و عزیمت ج۳ ص ۲۲۳۔ ابوالحسن علی ندوی

[2] طٰہٰ آیت ۱۴

اس کا قطع تعلق کرنا ہے۔ کیوں کہ عشق و محبت بھی ذاتی مقصود نہیں ہے بلکہ مقام عبدیت کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔

انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ اس وقت ہوتا ہے، جب کہ مَا سِوَی اللہ کی گرفتاری اور بندگی سے پورے طور پر خلاصی پا جائے اور عشق و محبت صرف انقطاع کا وسیلہ ہیں۔ اسی واسطے مراتب ولایت میں نہایت کا مرتبہ مقامِ عبدیت ہے اور ولایت کے درجوں میں مقام عبدیت سے اوپر کوئی مقام نہیں۔

عالمِ کبیر اور عالمِ صغیر

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

جو عالم کبیر میں مفصل طور پر ظاہر کیا گیا ہے، وہ عالمِ صغیر میں مجمل طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ عالمِ صغیر سے میری مراد انسان ہے۔ پس جب عالم صغیر کو صیقل کر کے منور کر لیا جاتا ہے تو اس میں آئینہ کی طرح عالم کبیر کی تمام چیزیں مفصل دکھائی دینے لگتی ہیں۔ کیوں کہ صیقل اور منور کرنے سے اس کا احاطہ وسیع ہو جاتا ہے۔ اس وقت صغیر کا لفظ اس پر عائد نہیں ہوتا اور یہی حالت اس دل کی ہے، جس کو عالم صغیر سے وہی نسبت ہے جو عالم صغیر کو عالمِ کبیر سے ہے۔

جب دل کو صیقل کیا جاتا ہے اور اس سے تاریکی دور ہو جاتی ہے تو

اس میں بطریق آئینہ عالمِ صغیر کی تمام چیزیں مفصل دکھائی دینے لگتی ہیں۔ اور یہی نسبت قلب القلب اور قلب میں ہوتی ہے۔ جب قلب کا تصفیہ کر لیا جاتا ہے تو اس میں تمام چیزیں مفصل طور پر دکھائی دینے لگتی ہیں۔

(۲) سو وہ تنگ لیکن سب سے فراخ اور بسیط سے بسیط، نہایت چھوٹا لیکن سب سے بڑا ہے۔ اس وصف کی کوئی اور چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں کی، اس لطیفہ بدیعہ سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مناسبت نہیں رکھتی۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا ہے:

لَا یَسِعُنِیْ اَرْضِ وَ لَا سَمَائِ وَ لٰکِنْ یَسِعُنِیْ قَلب عَبْدِ الْمُؤمِنِ۔[1]

میرے آسمان اور میری زمین میں میری گنجائش نہیں۔ میں صرف اپنے مومن بندے کے دل میں سما سکتا ہوں۔

حدیث قدسی سے مراد

مراد اس گنجائش سے مرتبہ وجوب کی صورت ہے نہ کہ حقیقت، کیوں کہ حلول وہاں محال ہے۔[2]

(۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کامل ظہور مومن کے قلب کے

---

1 مکتوبات مجدد الف ثانی ج ۳ مکتوب ۱۲۴ ص ۶۷۷

2 مکتوبات ج ۱ مکتوب ۹۵۔

ساتھ مخصوص ہے۔ اس کے سوا کسی اور کو یہ دولت حاصل نہیں۔ ہاں زمین و آسمان اس وسعت کی قابلیت نہیں رکھتے۔

وسعت قلب مومن

(۳) یہ وسعت مومن کے دل کو حاصل ہے۔ جو اس دولت کے لیے مستعد ہے۔ پس وسعتِ قلبی کا حصہ زمین و آسمان کے اعتبار سے ہے، نہ کہ ان تمام مصنوعات کے اعتبار سے جو عرش کو بھی شامل ہیں کہ حدیث قدسی کے مفہوم کے برخلاف مقصود ہو۔[1]

وسعت و قوب قلب مومن

اگر کوئی چیز دل سے زیادہ عزیز اور قیمتی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کا موتی اس میں رکھتا، یہی معنٰی ہیں اس ارشاد کے کہ: **لَا یَسِعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسِعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنْ۔**

نہ میرا آسمان مجھے سما سکتا ہے، نہ زمین۔ اگر میرے لیے گنجائش ہے تو مومن بندہ کے دل میں۔[2]

آسمان میری معرفت کا اہل نہیں، زمین اس بات کی متحمل نہیں، بندۂ مومن کا دل ہی ہے جس نے معرفتِ الٰہی کے اس بوجھ کو اٹھایا۔ یعنی رستم کا گھوڑا ہی رستم کو اٹھالیتا ہے۔ لیکن جلالِ الٰہی کا آفتاب

---

1 مکتوباتِ امام ربانی مجدد الف ثانی۔ ج ۲ مکتوب ۷۶ ص ۲۵۹۔
2 مکتوبات مجدد الف ثانی ج ۳ مکتوب ۱۲۴۔

خادم اہلسنت عبدالوحید

جب ایک پہاڑ پر، جس سے زیادہ عالم اجسام میں جمنے والی اور عظیم کوئی چیز نہیں، جب ایک بار چمکا تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو گیا۔ (جَعَلَهٗ دَكًّا)

ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ مومن کے دل پر چمکتا ہے اور مومن کا دل "هَلْ مِنْ مَزِيْد" کا نعرہ لگاتا رہتا ہے۔ اور پکارتا رہتا ہے الغیاث الغیاث۔ پیاسا ہوں۔[1]

دل کے خطرات و تغیر

اَلْقَلْبُ مَلِكٌ وَلَهٗ جُنُوْدٌ فَاِذَا صَلَحَ الْمَلِكُ صَلَحَتْ جُنُوْدُهٗ وَ اِذَا فَسَدَ الْمَلِكُ فَسَدَتْ جُنُوْدُهٗ ...... الخ

دل بادشاہ ہے، دیگر جمیع اعضاء اس کے لشکری ہیں۔ پس جب بادشاہ (دل) درست ہوتا ہے تو اس کے لشکری درست رہتے ہیں۔ جب بادشاہ (دل) بگڑ جاتا ہے تو اس کے لشکری بھی بگڑ جاتے ہیں۔...... الخ[2]

(۲) مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَ هُوَ مُعَلَّقٌ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ[3]

ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہے۔[4]

---

1 مکتوبات شرف الدین منیری رحمۃ اللہ علیہ مکتوب ۳۸۔ دعوتِ عزیمت ج ۳ ص ۲۸۰۔ ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

2 شعب الایمان کنز العمال ج ۱ حدیث ۱۲۰۱۔

3 مسند احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ ابنِ ماجہ۔ کنز العمال ج ۱، حدیث ۱۲۲۱۔

4 کنز العمال ج ۱، حدیث ۱۲۱۱

(۳) ہنڈیا کے اُبال سے بھی زیادہ خطرہ

لَقَلْبُ اِبْنِ آدَمَ اَشَدُّ تَقَلُّبًا مِّنَ الْقَدْرِ اِذَا اسْتَجْمَعَتْ غُلْبًا۔

دل بدلنے میں ہنڈیا کے اُبال سے بھی زیادہ خطرہ ہے۔[1]

قلب (دل) چار قسم کے ہیں

(۱) مومن کا قلب (۲) کافر کا قلب (۳) منافق کا قلب (۴) خلط ملط قلب

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ۔ (۱) اَجْرَدٌ فِيْهِ مِثْلُ السَّرَاجِ يَزْهَرُ (۲) وَ قَلْبٌ اَغْلَفُ مَرْبُوْطٌ عَلٰى غِلَافِهٖ (۳) وَ قَلْبٌ مَنْكُوسٌ (۴) وَ قَلْبٌ مُصَفَّحٌ

فَاَمَّا الْقَلْبُ الْاَجْرَدُ فَقَلْبُ الْمُؤْمِنِ سِرَاجُهٗ فِيْهِ نُوْرُهٗ وَ اَمَّا الْقَلْبُ الْاَغْلَفُ فَقَلْبُ الْكَافِرِ وَ اَمَّا الْمَنْكُوْسُ فَقَلْبُ الْمُنَافِقِ، عَرَفَ ثُمَّ اَنْكَرَ

وَ اَمَّا الْقَلْبُ الْمُصَفَّحُ فَقَلْبٌ فِيْهِ اِيْمَانٌ وَ نِفَاقٌ وَ مَثَلُ الْاِيْمَانِ فِيْهِ كَمَثَلِ الْبَقْلَةِ يَمُدُّهَا الْمَاءُ الطَّيِّبُ وَ مَثَلُ النِفَاقِ كَمَثَلِ الْقَرْحَةِ يَمُدُّهَا الْقَيْحُ وَ الدَّمُ فَاَیُّ

---

[1] مسند احمد۔ کنز العمال ج ۱، حدیث ۱۲۱۲۔

الْمَدَّتَيْنِ غَلَبَ عَلَى الْأُخْرٰى غَلَبَتْ عَلَيْهِ۔

(۱) **مومن کا قلب** ایک قلب تو وہ قلب ہے جو صاف ستھرا جیسے چراغ روشن ہو، وہ مومن کا قلب ہے اور اس میں نور کا چراغ روشن ہے۔

(۲) **کافر کا قلب** دوسرا وہ قلب ہے جو پردہ میں مستور اور بند ہو، کافر کا قلب ہے، اس پر کفر کا پردہ پڑا ہوا ہے۔

(۳) **منافق کا قلب** تیسرا وہ قلب ہے جو اوندھا ہو، منافق کا دل ہے۔ کہ اوّلاً ایمان سے آراستہ ہو، لیکن پھر کفر و انکار کی ظلمت میں اوندھا ہو گیا۔

(۴) **خلط ملط قلب** اور چوتھا قلب وہ ہے جو خلط ملط ہو۔ وہ ایسا قلب ہے، جس میں بیک وقت ایمان کی روشنی بھی ہے اور نفاق کی ظلمت بھی۔ اس میں ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے ترکاری، جس کو عمدہ پانی، شادابی میں فراوانی کرتا رہتا ہے۔ اور اس میں نفاق کی مثال اس ناسور زخم کی ہے جس کو پیپ اور خون مزید بڑھاتے رہتے ہیں۔ پس دونوں طاقتوں میں سے جو غالب آگئی، قلب اسی کا مسکن بن جائے گا۔[1]

قلب کے احوال

بہر حال یہ معلوم ہوا کہ سُوءِ خاتمہ کا حال راجع ہے، قلب (دل) کے

1مسند احمد بن حنبل الاوسط للطبرانی بروایت ابنِ سعد۔ کنزالعمال ج۱، حدیث ۱۲۲۲۔

احوال اور خجان کی طرف اور راز اس جگہ یہ ہے کہ دلوں کا بدلنے والا اللہ ہے۔[1]

ابنِ آدم کے قلوب

اِنَّ الْقُلُوْبَ بَنِیْ آدَمَ بَیْنَ اِصْبَعِیْنِ مَنْ اَصَابِعِ اللّٰہِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ فَاِذَا شَاءَ صَرَفَہٗ وَاِذَا شَاءَ بَصَرَہٗ۔[2]

بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ جب چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے، جب چاہے ان کو دیکھ لیتا ہے۔

قلب کی اصلاح کا معیار

قلب اور نفس کی اصلاح کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش سے قدم نہ اٹھائے۔ شریعت کے حکم پر چلے اور احکام شریعت میں رخصت و تاویل سے کام نہ لے۔ اپنے قلب و نفس کی باگ شریعت کے ہاتھ میں دے دے۔ جس طرف وہ پھیرتی ہے، اسی طرف وہ اگر پھر جاتا ہے، اُس وقت اس کو کہا جا سکتا ہے کہ اس کی صفات اس کی محکوم اور زیر فرمان ہو گئی ہیں۔ پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بصیرت دی تھی اور جو حقائق پر نظر رکھتے تھے، وہ دم واپسیں تک اپنے نفس کو تقویٰ اور خوفِ

---

[1] احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۴۸۔ باب سوم خوف و رجاء۔ از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

[2] کنز العمال ج ۱، حدیث ۱۱۶۱۔ بحوالہ ابنِ جریر عن ابی ذر۔

الٰہی کی لگام دیتے رہے۔[1]

اللہ تعالیٰ اپنی رضا نصیب کریں۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

خادم اہلسنّت
حافظ عبدالوحید الحنفی
ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۹ ذیقعدہ ۱۴۴۱ھ یکم جولائی ۲۰۲۰ء

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

[1] دعوت و عزیمت ج ۳، ص ۲۹۷۔

خدامِ اہلِ سُنّت میدانِ عمل میں

از قلم: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)

(۴ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ.....31 جنوری 1971ء)

خدام اہل سنت ہیں ہم سنت کو پھیلائیں گے
ہم اللہ واحد کے بندے توحید کی شمع جلائیں گے

ہم شاہِ رسلؐ کی امت ہیں جن پہ ہے نبوت ختم ہوئی
ہم منکر ختم نبوت کو بس کافر ہی ٹھہرائیں گے

وہ ساقی کوثرؐ، شافع محشرؐ، جانِ جہاں، محبوب خدا
ہم ختم نبوت کی خاطر ہر باطل سے ٹکرائیں گے

اصحابؓ نبیؐ، ازواجؓ نبیؐ اور آلؓ نبیؐ پر ہم قرباں
بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ کی شانیں ہم سمجھائیں گے

یہ چاروں خلیفہ برحق ہیں اور حسنؓ حسینؓ بھی ہیں پیارے
جنت کے جوانوں کے سید، ہم ان کی راہ دکھلائیں گے

سب یار نبیؐ کے پیارے ہیں اور دین کے روشن تارے ہیں
یہ سب حق کے چمکارے ہیں ہر جا پہ چمک دکھائیں گے

فرمانِ رسولِ اکرمؐ ہے مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ
میرے اور میرے صحابہؓ کے پیرو ہی جنت جائیں گے

سرکار مدینہ کی سنت اک نور بھی ہے اور حجت بھی
سنت کی شمع جلا کر ہم اب ظلمت کفر مٹائیں گے

قرآن کا جلوہ سنت میں اور سنت کا صحابہؓ میں
ہم ان کی تابعداری میں باطل سے خوف نہ کھائیں گے

اے مسلم! تو مایوس نہ ہو، رکھ سچے خدا پر اپنا یقیں
اسلام تو دین فطرت ہے ہم فطرت ہی منوائیں گے

مزدور و کساں حیران ہیں کیوں، اسلام سراسر رحمت ہے
قرآن کے سایہ میں رہ کر ہم آزادی دلوائیں گے

اسلام ہے دیں اس خالق کا، انسان کو جس نے پیدا کیا
ہر ذرہ ذرہ پیدا کیا، ہم اس کی حمد سنائیں گے

یہ دنیا عالم فانی ہے، سب خلقت آنی جانی ہے
ازلی ابدی ہے ہمارا خدا ہم اس کا حکم چلائیں گے

تھا پاکستان کا مطلب کیا، بس لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ
میدانِ عمل میں آ کر ہم یہ مطلب حل کرائیں گے

اے پاکستان کے باشندو! آئین شریعت لازم ہے
ہم مسلم ہیں اللہ کے لئے، اسلام کا ڈنکا بجائیں گے

خدام اہل سنت کا ہے مظہرؔ بھی ادنیٰ خادم
ہم دین کی خاطر اِنْ شَآءَ اللّٰہ پرچم حق لہرائیں گے

خدامِ اہلِ سُنّت کی دُعا

از قلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)
(۲ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ...... 6 فروری 1973ء)

خدایا اہل سنت کو جہاں میں کامرانی دے
خلوص و صبر و ہمت اور دیں کی حکمرانی دے

تیرے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں
رسولؐ اللہ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں

وہ منوائیں نبیؐ کے چار یاروںؓ کی صداقت کو
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو

صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان سمجھائیں
وہ ازواجؓ نبی پاکؐ کی ہر شان منوائیں

حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو
تو اپنے اولیاء کی بھی محبت دے خدا ہم کو

صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا
انہوں نے کر دیا تھا روم و ایراں کو تہ و بالا

تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں
کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں

تیرے "کُن" کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل
عروج و فتح و شوکت اور دیں کا غلبہ کامل

ہو آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو
مٹا دیں ہم تیری نصرت سے انگریزی نبوت کو

تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی
رسول پاکؐ کی عظمت، محبت اور اطاعت کی

ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے
تیری راہ میں ہر ایک سنی مسلمان وقف ہو جائے

تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم
ہمیشہ دین حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمت سے مظہر ناداں
تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تیری رضواں

ـــ الحمد للہ! تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ منظور ہو چکا ہے اور آئین پاکستان میں قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

صداقت اہلسنّت والجماعت پر محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

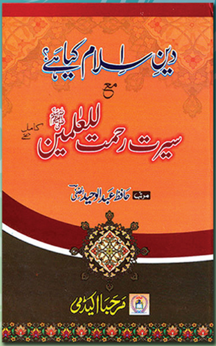

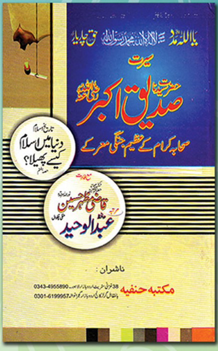

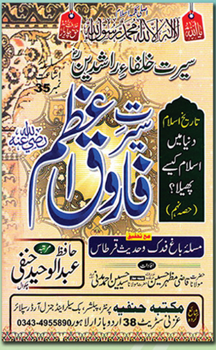

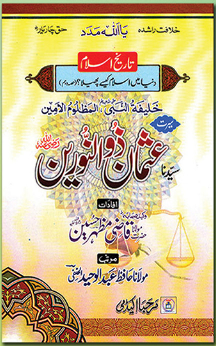

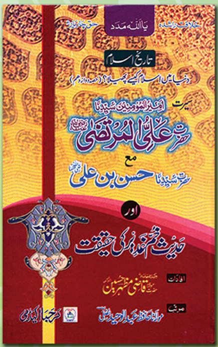

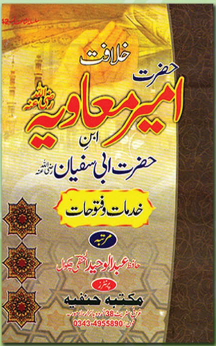

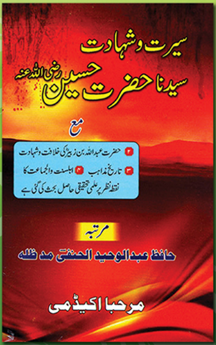

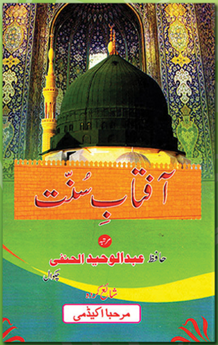

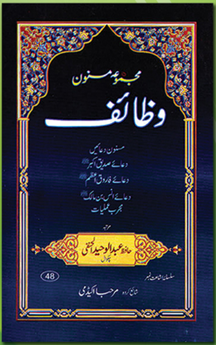

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وِزٹ کریں:

www.alhanfi.com